بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۳ وفا ۱۳۴۹ ہش ۳ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۵۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور بنی نوع انسان و اخوان کے حقوق کی حفاظت نہایت ضروری ہے

جب تک ان دونوں باتوں میں ایک خاص رنگ پیدا نہ ہو، تمام اُمور صرف رسمی ہوں گے

"تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اُوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اُوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دُنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں مُنہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امّید کیسی۔ اتنی بھی امّید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اُٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اُس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پُوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۵، ۹۶)

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد یکم وفا (بذریعہ فون)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۔ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آج صبح بذریعہ موٹر کار ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئی ہیں۔ آپ کی طبیعت گزشتہ ۲ دن کمر میں درد کی وجہ سے ناساز رہی ہے احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

گرمی کے شدید احساس کی وجہ سے میری حالت پہلے سے بہت زیادہ معذوری کی ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان ربوہ)

احباب سے گزارش

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی بالاقساط ادائیگی ابھی سے شروع فرما دی جائے تا جلسہ سالانہ سے قبل مقررہ شرح کے مطابق اِس چندہ کی مکمل ادائیگی ہو جائے اور جلسہ کے انتظامات میں دِقّت پیش نہ آئے۔

جلسہ سالانہ کے مہمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں جن کی حضور کی نیابت میں مہمان نوازی کی سعادت ہمیں نصیب ہوتی ہے۔

ضروری ہے کہ ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر ادا کیا جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

اجتماع انصار اللہ ضلع تھرپارکر

محترم قائمقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مورخہ ۱۷۔ ۱۸ وفا/جولائی بروز جمعہ، ہفتہ مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا اجتماع بمقام محمد آباد اسٹیٹ منعقد ہو رہا ہے جس میں سلسلہ کے علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔ انصار کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۹ ہش

اسلام اور سیاست

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ہم نے ماہنامہ البلاغ کراچی کا ایک اداریہ نقل کیا ہے اور اپنے ادارتی نوٹوں میں اس کے حوالوں سے اسلامی سیاست کے خدوخال کے متعلق کسی قدر وضاحت کی ہے۔ اس مضمون کے متعلق ہم کچھ مزید کہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ماہنامہ مذکور میں فاضل مدیر فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی موقع پر ہماری سیاست کی بیل منڈھے نہیں چڑھتی تو اس کا سبب ہماری نظر میں وسائل واسباب کی کمی نہیں ہے کیونکہ یہ کمی تاریخ اسلام کے ہر دور میں رہی ہے، بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے اپنی جدوجہد کے دوران اسلامی سیاست کے بنیادی امتیازات کی پوری طرح رعایت نہیں کی، ان تنصروا اللہ ینصرکم ـــ انتم الاعلون ان کنتم مومنین ـــ اور ان تصبروا و تتقوا یأتوکم من فورھم کے قرآنی وعدے کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اگر کمی ہے تو ان شرائط میں ہے جن پر ان وعدوں کو موقوف کیا گیا ہے"۔

(البلاغ جولائی ۱۹۷۰ء صـ)

سوال یہ ہے کہ اسلامی سیاست کا بنیادی اصول کیا ہے؟ اس کا واضح جواب یہ ہے کہ اسلامی سیاست کا بنیادی اصول وہی ہے جو اسلامی زندگی کے ہر شعبہ کا بنیادی اصول ہے اور جیسا کہ البلاغ کے فاضل مدیر نے اشارہ کیا ہے اسلامی زندگی کا بنیادی اصول تقویٰ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے آغاز ہی میں اللہ تعالےٰ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین

یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اب جو لوگ اسلامی قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں لازماً وہ ان اصولوں کے مطابق نافذ کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات صرف متقیوں کے لئے ہی ہیں جو لوگ متقی نہیں ہیں ان کو ان اصولوں سے نہ تو کوئی ہدایت حاصل ہوتی ہے اور نہ وہ ان سے کوئی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

ہمیں یہاں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر امر کی وضاحت فرما دی ہوئی ہے۔ چنانچہ سورۃ فاتحہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے جو دعا ہمیں سکھائی اس میں اس امر پر زور دیا ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یعنی تیرے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس کے لئے بھی تیری مدد ہی مانگتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

خوف و رجاء

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ"۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ ص ۲۵۱/۲-۲ و ترمذی ص ۱۹۳/۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالےٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنت کی امید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور اگر کافر کو اللہ تعالےٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

قطعات

دانشِ رُوس کو خدا نہ ملا
ذکرِ سالوس کو خدا نہ ملا
حرفِ لاتقنطوا میں ہے یہ سبق
قلبِ مایوس کو خدا نہ ملا

یہ مؤذن کی سحر "اللہ اکبر" آواز
آتی ہے کوثر و تسنیم سے دُھل کر آواز
عرش پر اَور بھی تسبیح کا ہے جوش و خروش
سُنتا ہوں صاف فرشتوں کی زمیں پر آواز
گلیوں میں شور ہُوا صلِّ علیٰ کا برپا
اور قرآن کی گونج اُٹھی ہے گھر گھر آواز

تنویر

پاکیزہ زندگی اور اُس کے تقاضے

قرآن کریم کی روشنی میں

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

(۲)

حفاظت عصمت

مضمون ہذا کے اختتام سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خلق احصان کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان فیض ترجمان سے بیان کر دیا جائے۔ حضور اپنی معرکۃ الآراء اور عالمگیر شہرت کی حامل تصنیف لطیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"محصن یا محصنہ اُس مرد یا اُس عورت کو کہا جائیگا جو حرامکاری یا اسکے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں جس کا نتیجہ دونوں کے لئے اس عالم میں ذلت اور لعنت اور دوسرے جہان میں عذاب آخرت اور متعلقین کے لئے علاوہ بے آبروئی نقصان شدید ہے۔۔۔۔ ۔۔۔۔ چونکہ یہ ناپاک حرکت اور اس کے مقدمات جیسے مرد سے صادر ہو سکتے ہیں ویسے ہی عورت سے بھی صادر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کے لئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے۔۔۔۔

(تطویل کے پیش نظر صرف آیات قرآنی کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ناقل)

یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہدے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سُنے اور اُن کے حُسن کے قصے نہ سُنے۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُر شہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔ اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کریں اور اُس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔

زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور اُن راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے۔ یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔ اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اُس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کرکے اُس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اُٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟

پاکدامن رہنے کے پانچ علاج

اِن آیات میں خدا تعالےٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سُننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔ اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۴۹ تا ص۵۰)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن پاک کی اس سادہ و آسان، نہایت پُر حکمت اور بے نظیر تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو قرآن پاک نے پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں دی ہے اور ہمیں یہ توفیق بھی بخشے کہ ہم غور و تدبر کے ساتھ خدا تعالےٰ کی اس آخری اور اکمل شریعت کے احکامات کو پڑھتے اور اس سے اپنے ایمان و عرفان کو بڑھاتے رہیں۔ ہر صاحب بصیرت انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمنوا ہو کر قرآنی تعلیمات پر غور کرتے ہوئے یہ گواہی دینے پر مجبور ہوگا کہ:۔

"اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری و معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"

(کشتی نوح)

اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین +

تُوبُوا اِلٰی رَبِّکُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا

(الحدیث)

(مکرّم ملک منوّر احمد صاحب۔ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے انعاموں اور بشارتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ انسان نفسِ لوّامہ کے درجہ سے گزر کر نفسِ مطمئنہ کے مینار تک پہنچ جائے۔ نفسِ مطمئنہ کے حصول کے لئے انسان کو مسلسل جدوجہد میں مصروف رہ کر، موت کو ہر وقت سامنے رکھ کر اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی موت کو یاد رکھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے متعلق بار بار تاکید کی ہے۔ جیسے فرماتا ہے:-

ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ ۝

(المومنون)

یعنی (یاد رکھو) پھر تم اسکے بعد مرنے والے ہو (اور) پھر تم قیامت کے دن اُٹھائے جانے والے ہو۔

قبریں انسان کے انتظار میں ہیں اور آواز دے دے کر پکار رہی ہیں کہ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جا رہا ہے۔ تم ان لمحات کو فرصت کی گھڑیاں سمجھ رہے ہو حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے کیونکہ جوں جوں وقت گزرتا چلا جا رہا ہے تمہاری موت تمہارے قریب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور یہ ایسی یقینی شے ہے جس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ انسان جب دنیا کے دوسرے امور کیلئے پریشان اور متفکر رہتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے اور مجھے نقصان نہ پہنچے۔ تو کتنا ہی بدبخت وہ انسان ہے جو آخرت کے حساب کے لئے اپنے اعمال کا محاسبہ نہ کرے کہ کہیں میرے اعمال میں کھوٹ تو نہیں۔ میرے اعمال ایسے تو نہیں جو قبولیت کے لائق نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ تو عمر ہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور انسان حسرت سے کو دنیا سے کوچ کرے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

ہر سال اَن گنت انسان اس دارِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں اور ہم میں سے بھی کسی کو اعتبار نہیں کہ وہ ضرور اتنی مدت زندہ رہے گا۔ ہر ایک سانس اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ کیا اعتبار کہ اگلا سانس اس کی موت کا پیغام لے آئے۔ اسلئے انسان کو ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے اور اپنے اعمال کو جو کہ اس وقت اس کے کام آئیں گے ان کا محاسبہ کرنا چاہیئے قبل اس کے کہ اس کا حساب لیا جائے۔ ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کو کوئی راحت یا اطمینان یا سکینت نہیں بخش سکتی۔ بلکہ صحیح "مسلم" بننے کے نتیجہ میں یہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی تھی:-

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

کہ تم ہر وقت موت کی تیاری رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ اسلام سے دُور رہو اور موت تمہیں آلے اور تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(المنٰفقون)

یعنی اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

مال و منال اور اولاد ابتلاء اور آزمائش کا موجب ہے اسلئے ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی ان عطاؤں کو اس کے احکام کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دُور جا پڑیں۔ اور دنیا کے لہو و لعب ہماری ہلاکت کا موجب ہوں۔ اور موت ہمارے سر پر آ پہنچے اور ہمیں یہ کہنا پڑے کہ اے میرے رب! مجھے کیوں تھوڑی سی مہلت نہ دی کہ میں اس مہلت میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔ لیکن اس وقت کیا ہو سکتا ہے کیونکہ جب کسی نفس کو موت آجاتی ہے تو اللہ اُسے مہلت نہیں دیا کرتا۔

انسان تیز رفتار گاڑی پر سفر کر رہا ہے۔ ہر ایک نے اپنی منزل کے لئے ٹکٹ لیا ہوا ہے کسی کا سفر چھوٹی عمر میں ہی ختم ہو جاتا ہے، کوئی جوانی میں اس گاڑی سے اُتر جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے تک اس میں سوار رہتا ہے۔ زندگی کی گاڑی چلتی چلی جا رہی ہے۔ اور مسافر اپنی اپنی منزل پر اُترتے چلے جا رہے ہیں۔ منزل بہر حال آجائے گی۔ اور موت کا پیالہ ہمیں پینا پڑے گا۔ اس زندگی کی مثال برف کے ٹکڑوں کی طرح ہے جو آہستہ آہستہ پگھلتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال زندگی کا ہے۔ اس کو محفوظ اور قائم رکھنے کے لئے خواہ کتنی ہی تدبیریں کرو لیکن یہ ختم ہوتی جاتی ہے اور روز بروز کچھ کم ہوتا ہی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ (السجدہ)

تو کہہ کہ وہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے ضرور ہی تمہاری روح قبض کریگا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

مومنوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ روحانی ترقیات کے لئے موت کو ہمیشہ مدِنظر رکھیں۔ اس موت کو جس سے کسی کو مفر نہیں۔ کیونکہ وہ کسی وقت بھی آسکتی ہے اور ہمیں اس دنیا سے منقطع کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ۔ تُرْزَقُوْا وَتُؤْجَرُوْا وَتُنْصَرُوْا۔ (ابن ماجہ)

یعنی اے لوگو! آگاہ رہو مر جانے سے پیشتر اللہ کے سامنے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لو۔ اور قبل اس کے کہ موت تم کو اپنی طرف کھینچ لے نیک اعمال اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق کثرتِ ذکر و اذکار اور خفیہ و اعلانیہ خیرات کے ذریعہ مضبوط کر لو۔ اس سے تمہارے رزق میں فراخی ہوگی۔ اجر پاؤ گے اور خدائی نصرت تمہارے شاملِ حال ہوگی۔

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دو خوفناک حالتوں سے گھرا ہوا سمجھے۔ ایک گزری ہوئی حالت کہ نہ معلوم سے کئے ہوئے اعمال کو خدا قبول فرماتا ہے یا نہیں۔ ایک آنے والی حالت کہ معلوم نہیں اس وقت عملِ صالح کی فرصت ملتی ہے یا نہیں۔ پس انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح کر کے اپنے لئے توشہ آخرت مہیا کرے اور دنیا میں رہ کر اپنی عاقبت سنوارے۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی میں اور موت سے پہلے زندگی میں عمل صالح بجا لائے۔ کیونکہ مرنے کے بعد عذاب اور ذلت دُور کرنے کا کوئی موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

درخواست دُعا

میری ہمشیرہ محترمہ قمر النساء اہلیہ جناب طارق ہاشمی صاحب پبلک ورکس ڈویژن انجنیئر بیکو کمپنی لاہور کا لڑکا بعمر پانچ سال بعارضہ خرابی گردہ سخت علیل ہے۔ اس تشویشناک بیماری کے باعث جملہ خاندان کو بہت پریشانی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی مطلق آسمانی آقا اپنے خاص فضل و کرم سے عزیز کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر والدین کو اطمینانِ قلب بخشے۔ آمین

(منور احمد انیس بیت الفضل دار الرحمت شرقی)

شادی بیاہ کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں بھی کچھ رقم ادا کیجیے اللہ تعالیٰ بابرکت کریگا انشاء اللہ (ناظر بیت المال آمد)

فضول خرچی اور رسم و رواج

وہ تمام رسمیں جن میں فضول خرچی کی جاتی ہے بُری رسمیں کہلاتی ہیں جو لوگ بُرے رسم و رواج پر پیسہ خرچ کرتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ اس پیسے کو بچا کر دوسرے مفید کاموں میں اگر خرچ کریں تو عام لوگوں کے بہت سے فائدے کے کام ہو سکتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ، خطبۂ حجۃ الوداع میں فرمایا

"خبردار! زمانہ جاہلیت کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے کچل دی گئی ہیں اور تم میں عزت دار وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوٰی شعار و پرہیزگار ہو۔"

ظاہر ہوا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شادی اور بیاہ میں نفیس قسم کے کھانے شاندار جہیز، گراں قیمت زیور اور اعلیٰ درجے سے ہماری عزت بڑھتی ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے، عقیقوں میں دیگیں لٹانا، ختنوں میں نوابی ٹھاٹ باٹ دکھانا، تہواروں میں اپنی حیثیت سے زیادہ لباس وغیرہ میں خرچ کرنا اسلام کے نزدیک سب بری رسمیں ہیں اور فضول خرچی شامل ہیں۔

فضول خرچی

قرآن شریف میں فضول خرچی کی بڑی مذمت کی گئی ہے کہ "ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین" یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ بھلا اندازہ لگایئے اس بدنصیبی کا کہ گانٹھ سے رقم بھی جائے اور آدمی شیطان کے بھائی کی حیثیت بھی اختیار کرے ظاہر ہے کہ یہ مشغلہ سمجھداروں اور سوجھ بوجھ رکھنے والوں کا نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ شادی بیاہ کی فضول رسموں نام و نمود اور دوسری نفسانی خواہشات پر اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں اور اسلام کی سادگی اور میانہ روی اختیار نہیں کرتے جس کو اختیار کرنے کے بعد مسلمانوں نے ترقی کی تھی وہ فقر و فاقہ اور تنگ دستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان کو حالات کے دباؤ میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہتی وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے ہر جائز و ناجائز ذریعہ اختیار کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی جائز و ناجائز کی پرواہ نہیں کرے گا اور یہ خیال نہیں کریگا کہ یہ مال حلال ہے یا حرام۔"

عقل سے کام نہ لینا

جس کو خدا ایمان کی دولت سے نوازتا ہے وہ بغیر کسی پس و پیش کے خدا اور اسکے رسولؐ کے حکم کو مان لیتا ہے اور حیل حجت اور بہانے نہیں نکالتا اور قرآن و حدیث کے احکام پر پورے عزم کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جو عقل سے کام نہیں لیتے قرآن حکیم میں بہرے اور گونگے کہا گیا ہے ارشاد ربانی ہے

"اللہ کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔"

قرآن پاک کی اصطلاح میں گونگے بہرے وہ لوگ ہیں۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے ظاہر ہے کہ برے رسم و رواج کا عقل سلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے بھلا گھر پھونک کر تماشہ دیکھنے والوں کو دنیا میں کون عقلمند کہے گا! جو تیوہار پر تو ریشم کے کپڑے پہن لے اور عام دنوں گاڑھے سے بھی تن نہ ڈھانپ سکے! مردوں کی محبت میں اتنا خرچ کر دے کہ زندوں کا بال بال قرض میں بندھ جائے شادی کے موقعے پر دوسروں کو زردہ بریانی کھلاوے اور اپنے بچے روزانہ بھوک سے نڈھال رہیں۔ مہمانوں کی آؤ بھگت میں اتنا خرچ کر دے کہ گھر کے افراد علاج اور دوا سے محروم ہو جائیں ایسے لوگوں کو اسلامی شریعت ننگ انسانیت قرار دیتی ہے) اللہ تعالےٰ ہر آدمی کو عقل کے اس افلاس سے محفوظ رکھے

احساس کمتری

رسمیں وہ بُری ہیں جن میں دقت اور دولت تباہ ہوتی ہے اور جن کے پورا کرنے والوں کی نیت صرف یہ ہوتی ہے کہ برادری میں شہر میں پاس پڑوس میں ہمارا نام ہو جائے۔ کل کیا ہوگا اس کی پرواہ نہیں آج تو نام و نمود کے ڈنکے پٹ جائیں در اصل یہ ایک قسم کا احساس کمتری ہے جو دوسروں سے بازی لے جانے کی دھن میں آدمی کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ تکلیف دہ منظر بھی سامنے آتا ہے کہ آدمی خود یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ بُری رسمیں ہیں اور ان کو نہیں کرنا چاہیئے مگر بیوی بچوں اور دوسرے افراد خاندان کے اصرار پر زہر کا پیالہ اس کو مجبوراً پینا پڑتا ہے۔ دوست احباب اس کو مجبور کرتے ہیں کہ برادری میں ناک کٹ جائے گی۔ عزیزوں کی نظروں سے گر جائیں گے۔ رشتہ داروں میں ساکھ باقی نہیں رہے گی۔ بیٹے اور بیٹیوں کے رشتے میں مشکلات پیش آئے گی۔ لوگ فقرے کسیں گے کہ بیٹے کی شادی میں باجہ بھی نصیب نہ ہوا اور بیٹی کے جہیز میں فلاں چیز کی کمی ہے۔ سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ایسے لوگ جو کمزور طبائع کے لوگوں پر اثر ڈال کر ان بری رسموں کی تکمیل کراتے ہیں۔ وہ بھی سب بری رسموں کے رواج کے فروغ میں معاون ہوتے ہیں اور یوم حساب کو بھی برائیوں کے پھیلانے کے گناہ کا جواب دینا ہوگا اور یہ سب اسی زمرہ میں شامل ہوں گے جن میں بری رسموں کا کرنے والا شامل ہوگا جو لوگ بری رسموں پر پیسہ خرچ کرتے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ اگر یہی رقم قومی و مذہبی ضروریات پر خرچ کی جاتی تو اجر و ثواب کے ساتھ قوم کی کتنی ضرورتیں پوری ہوتیں ایک اہم نکتہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، اور وہ یہ کہ جب کوئی قوم یا فرد کسی بری عادت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ آسانی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ لہذا بُری رسمیں بھی مزاج میں ایسے غیر محسوس طریقے سے داخل ہوتی ہیں کہ ان کی خامیاں نظر نہیں آتیں کسی کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ یہ رسم ہمارے باپ دادا سے ہوتی آئی ہے۔ لہذا ہم کیوں نہ کریں۔ اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ باپ دادا کے وقتوں میں پورے گاؤں میں اتنی آدمی نہیں ہوتے تھے جتنے اب دس گھروں میں ہوتے ہیں۔ ان کو ایک دوسرے سے جو اخلاقی امداد ملتی تھی وہ اس زمانہ میں تقریباً نایاب ہے۔

غلط طریقے

میزبان کی گھریلو گنجائش کا اندازہ لگائے بغیر بن بلائے مہمان بن کر کسی کے گھر جانا پڑے۔ اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنی آمدنی سے زیادہ قیمتی لباس بنانا بلا ضرورت سامان آرائش خریدنا بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے ٹولیاں بنا کر جانا اور ان کے گھروں پر کئی کئی دن ٹھہرنا میل ملاپ کے لئے گھنٹوں ایک کے پاس بیٹھ کر وقت کا ضائع کرنا، سگائی اور منگنی جیسی بے جا رسموں پر دریا دلی کا مظاہرہ کرنا بچے کی پیدائش پر آپے سے باہر ہو کر خرچ کرنا یہ ساری بُری رسمیں ہیں قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے "اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف تو کہتے ہیں۔ ہمارے لئے وہ بس ہے جس پر ہم نے اپنے باپوں کو پایا۔ اگرچہ ان کے باپ نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں"

بری رسموں کو نہ کرنے کے لئے ہمیں قرآن مجید اور احادیث مقدسہ پر غور و فکر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس لئے کہ یہی وہ اچھا طریقہ ہے جس پر عمل کرنے سے ہم بہت سی رسموں سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ (ماخوذ)

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی سید شمشاد احمد قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔ سید جواد احمد

لجنہ اماء اللہ سرگودھا کی صدر کا انتخاب

ربوہ ۲۹ جون۔ کل مورخہ ۲۸ جون کو حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی لجنہ اماء اللہ سرگودہا کی صدر کا انتخاب کرانے کے لئے سرگودہا تشریف لے گئیں۔ محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ اور خاکسارہ کو بھی ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔

۹ بجے صبح محترم مرزا عبد الحق صاحب، ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر یہ انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں مقامی احمدی خواتین کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں۔ کثرت رائے سے محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب، کو صدر منتخب کیا گیا انتخاب سے قبل حضرت سیدہ ام متین مدظلہا العالی نے تقریر کرتے ہوئے اتفاق، محبت و شفقت خلوص اور تقوی اللہ سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ سرگودہا کے کام کی تعریف فرمائی جنہیں لمبا عرصہ تک بطور صدر دینی خدمات کی توفیق ملی آپ نے فرمایا ہمیں پہلے کام کرنیوالوں کی قدر کرنی چاہیئے اور اطاعت اور تعاون کی روح کے ساتھ کام کرنا چاہیئے گیارہ بجے قبل دوپہر بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (امۃ اللطیف سکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۶/۵/۷۰ تا ۱۵/۶/۷۰)

۴۷- احمد منصور صاحب نائب تحصیلدار سرگودھا ۲۰-۰۰

۴۸- عطاء الرحیم صاحب حامد افریقہ بذریعہ مولوی ابوالعطا صاحب ۱۰-۰۰

۴۹- صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی۔ ضلع مردان ۱۰۰-۰۰

۵۰- اہلیہ صاحبہ شیخ عزیز احمد صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ ۲۰-۰۰

۵۱- بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب منگلا کالونی ۱۰-۰۰

۵۲- احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ سیکرٹری مال ۲۰-۰۰

۵۳- بیگم چوہدری عنایت اللہ صاحب کراچی ۱۰-۰۰

۵۴- بشریٰ سعید صاحب " ۲۵-۰۰

۵۵- بشریٰ محمود نواز صاحب " ۱۵-۰۰

۵۶- امۃ الحی خالد صاحبہ ۲۰-۰۰

۵۷- بیگم فہمیدہ کھوکھر صاحب سرگودھا ۳۰-۰۰

۵۸- محمد اسلام الدین صاحب شیخوپورہ بذریعہ گلزار محمد صاحب ۵۳-۰۰

۵۹- ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ سرگودھا ۲۵-۰۰

۶۰- شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ " ۱۰۵-۰۰

۶۱- بیگم صاحبہ " " " ۱۰-۰۰

۶۲- بیگم صاحبہ شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۵۰-۰۰

۶۳- متفرق احباب جماعت احمدیہ ۱۰-۰۰

۶۴- والدہ صاحبہ کرنل نصیر احمد شاد صاحب راولپنڈی ۵۰-۰۰

۶۵- میاں رشید الدین صاحب ۲۰-۰۰

۶۶- ملک بشیر احمد صاحب ۱۰-۰۰

۶۷- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لودھراں ۱۴-۰۰

۶۸- اہلیہ صاحبہ ملک خدا بخش صاحب ساہیوال ۲۰-۰۰

۶۹- ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ " ۲۰-۰۰

۷۰- احباب جماعت احمدیہ گوجرہ ۴۲-۰۰

۷۱- والدہ صاحبہ ملک محمد یوسف صاحب ۱۰-۰۰

عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/۵/۷۰ تا ۱۵/۶/۷۰

۱- قمر احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰-۰۰

۲- میاں محمد حسین صاحب جھنگ صدر ۱۰-۰۰

۳- میاں محمد بشیر احمد علی صاحب " " ۱۰-۰۰

۴- سیکرٹری صاحب مال گوجرہ ۱۲-۰۰

۵- " " دارالبرکات ربوہ ۱۰-۰۰

۶- ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور ۱۰-۰۰

۷- احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر ۲۴-۰۰

۸- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین ۲۰-۰۰

۹- ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب عارف والا ۱۰-۰۰

۱۰- ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۱۰-۰۰

۱۱- مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب کراچی ۱۰۰-۰۰

۱۲- احباب جماعت احمدیہ حلقہ باغبانپورہ لاہور ۱۵-۰۰

۱۳- ڈاکٹر احسان الحق صاحب " ۲۰-۰۰

۱۴- چانن دین صاحب چوہدری معرفت ۲۰۲/۱۲ ڈی پی ایس ٹی ڈاکخانہ دوالمیال ۳۴۸-۰۰

۱۵- احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ۳۴

۱۶- بیگم صاحبہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا ۲۰۰۰-۰۰

۱۷- شریف بیگم صاحبہ میانی گھوگھیاٹ ۱۰-۰۰

۱۸- شمیم نصرت خانم صاحبہ سول لائن لاہور ۱۰-۰۰

۱۹- مکرم بشارت احمد خان صاحب ۱۰۰۰-۰۰

ایک اہم اور پاکیزہ عمل

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری خوشی اور ہماری راحت کا وقت وہی ہوگا ... دنیا کا کوئی ایسا گوشہ نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہماری طرف سے اسلام کے مبلغ موجود نہ ہوں"

اس اہم اور پاکیزہ عزم کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد دور دراز ملکوں کا کٹھن سفر اختیار فرمایا اور واپسی پر جماعت کو متنبہ فرمایا کہ:-

"اب چلنے کا وقت نہیں رہا۔ اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے"

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنی مالی قربانیوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں تاکہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے مبلغ بھجوائے جا سکیں ... اور تبلیغ اسلام کے ذرائع مثلاً مساجد۔ تعلیمی ادارے۔ طبی مراکز اور تراجم قرآن مجید وغیرہ اختیار کئے جا سکیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں زاد بھائی سید آفتاب احمد ولد سید عالم شاہ صاحب مورخہ ۲۲ احسان (جون) بروز سوموار بعمر ۳۰ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ایک بچی جس کی عمر قریباً ڈیڑھ سال ہے یادگار چھوڑی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کا خود کفیل ہو اور مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمادے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(سید غلام احمد شاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

دعائے نعم البدل

لیفٹیننٹ کمانڈر مکرم محمد اسلم صاحب کی بچی بعمر ایک ماہ مورخہ ۲۴/۶ کو فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ محترم راجہ علی محمد صاحب آف گجرات کی نواسی تھی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار راجہ نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ چیانگا)

درخواست ہائے دعا

۱- میری ممانی اہلیہ مکرم محمد سعید خان صاحب راولپنڈی میں بہت بیمار ہیں۔ ان کا پتہ کا اپریشن ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب فرمادے اور ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمادے۔ آمین۔ (شیخ نورانحق دارالبرکات ربوہ)

۲- عزیزم فہیم خالد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور مکرم برادرم مبشر احمد بی ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمود خان۔ ڈسٹرکٹ بہاولنگر)

سب سے بڑا اعزاز

تحریکِ جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقفِ زندگی ہے۔

آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کرتے ہیں اور جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا وہ اعزاز حاصل کرتا ہے جس سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:-

"پھر کیوں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ جب خدا نے ہمیں ایک ایسی جماعت میں پیدا کیا ہے جو دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہے تو اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا وہ اعزاز حاصل کیا جائے جس سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں۔ پس میں آج کے خطبہ کے ذریعہ پھر اعلان کرتا ہوں کہ جو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل ہوں یا فنون عالیہ سیکھ رہے ہوں وہ اپنے آپکو پیش کریں۔

...... میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے نوجوانوں نے دلیری کے ساتھ اپنے آپکو پیش کیا ہوا ہے اسی طرح اور نوجوان بھی اپنے آپکو پیش کریں گے ...... پس دوست اپنے آپکو وقف کریں مگر یہ ضروری ہوگا کہ وہ بلا شرط اپنی زندگی وقف کریں۔ جو شخص کسی شرط کے ساتھ اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس کا وقف بالکل فضول ہے۔

(الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

مومن کی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو اخلاص سے قربانی کرتا ہے اس کی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ زمین مٹ سکتی ہے، آسمان مٹ سکتا ہے اور سورج مٹایا جا سکتا ہے مگر خدا کے بندہ کا خدا کے لئے ڈالا ہوا دانہ کبھی ضائع نہیں جا سکتا۔ وہ ضرور نکلتا ہے خواہ اس دنیا میں نکلے خواہ آخرت میں نکلے۔ مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔"

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مال بھی اس کا جنت بھی اس کی اور احسان اس کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو تیرا مال ہے اسے خرچ کرکے میری جنت کو خرید لو۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو مالی قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے۔ تاہم کام کی وسعت کے پیشِ نظر ابھی مزید قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد (مردوں، عورتوں اور بچوں) کا فرض ہے کہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کی مالی تحریکات (اشاعت اسلام، غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صوبوں کے بجٹوں کا اعلان

لاہور یکم جولائی۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے کل چار نئے صوبوں پنجاب۔ سندھ، سرحد اور بلوچستان کے لئے ۷۱-۱۹۷۰ء کے مالی سال کے بجٹ کا اعلان کر دیا۔ آئندہ مالی سال کے دوران چاروں صوبوں میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ مغربی پاکستان کے محاصل کو چاروں صوبوں پر اخراجات کے لئے آبادی کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔ تاہم پنجاب کو آبادی کے تناسب کے مقابلہ میں کم رقم دی گئی ہے۔ بورڈ خود مختار ادارے ریلوے واپڈا۔ صنعتی کارپوریشن۔ زرعی کارپوریشن اور سمال انڈسٹریز کارپوریشن غیر منقسم رہیں گے۔ ان کا بجٹ ایک ارب ۲۲ کروڑ ۲۷ لاکھ روپے رہا ہے۔ گورنر نے چاروں صوبوں کے بجٹ کی منظوری دے دی۔ اس موقعہ پر صوبائی چیف سیکرٹری مسٹر افضل آغا۔ سیکرٹری خزانہ مسٹر امتیازی ممبر بورڈ مسٹر مظفر واپڈا کے سربراہ مسٹر خان سیکرٹری اطلاعات مسٹر یوسف اور خود مختار اداروں کے حکام موجود تھے

نئے بجٹ میں پنجاب اور سندھ میں تعلیمی مد کے لئے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے۔ پنجاب میں تعلیمی مصارف ۲۶ فی صد اور سندھ میں ۲۵ فی صد ہوں گے۔ جب کہ بلوچستان میں ذرائع آمدورفت کی ترقی پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے لئے پنجاب اور سندھ کے فاضل بجٹ پیش کئے گئے ہیں۔ جبکہ سرحد اور بلوچستان کے بجٹ خسارے کے ہیں۔

☆ اسلام آباد یکم جولائی۔ مرکزی وزیر خزانہ نواب مظفر علی قزلباش نے اخبارات و رسائل کے اشتہارات پر ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ یہ اعلان انہوں نے مرکزی بجٹ پیش کیا

گورنر عتیق الرحمٰن کی بجٹ تقریر

لاہور یکم جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے ترقیاتی پروگراموں کی تکمیل کے لئے مقامی وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے انہوں نے کل مغربی پاکستان کے چاروں نئے صوبوں کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس مقصد کے لئے ہمیں اپنے پاس سے کچھ ادا بھی کرنا ہوگا۔ قرضے لے کر جو ترقی کی جاتی ہے۔ اس کی حدیں بہت محدود ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشی ترقی کے لئے ہمیں خود اپنے وسائل پر انحصار کرنا چاہیئے اور یہ مقصد یا تو ٹیکسوں کے ذریعہ پورا ہوتا ہے یا رضاکارانہ بچتوں سے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ مظاہروں اور ایجی ٹیشنوں سے معاشی ترقی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ ترقی و خوشحالی کی امید رکھنے والوں کو اس قسم کی سرگرمیوں سے گریز کرنا چاہیئے۔

لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے کہا کہ آئندہ سال قوم کے لئے آزمائش کا سال ہے۔ اس عرصہ میں عام انتخابات ہوں گے آئین بنایا جائے گا۔ اور جمہوریت بحال ہوگی مجھے امید ہے کہ ان مراحل سے ہم اپنا توازن کھوئے بغیر گزر سکیں گے انہوں نے مغربی پاکستان کے نئے صوبوں پر زور دیا کہ وہ تعاون و اشتراک کی فضا میں ترقی کے لئے جدوجہد کریں۔

م تھا۔ اس کی تجاویز میں اخبارات و رسائل ٹیلیویژن ریڈیو، اور سنیماؤں میں اشتہارات پر دس فیصد ایکسائز ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

نظارت امور عامہ کی اجازت سے آپ کی جائیداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶/۶/۷۰ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب میری لڑکی عزیزہ رضیہ بیگم کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری خلیل احمد مبشر شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ ولد چوہدری ناظر علی خاں صاحب چک نمبر 60/R.B کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور بعوض مبلغ دو ہزار مہر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار چوہدری محمد الدین احمدی ریٹائرڈ لائن سپرنٹنڈنٹ ...

چک نمبر 69/R.B گھسیٹ پور ضلع لائلپور

حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے مخلصین

جماعت کے جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات نیز نقد رقوم ارسال کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء اور وعدہ جات کی ایک اور فہرست درجِ ذیل ہے اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال وانعامات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
مکرم ملک محمد نواز صاحب راولپنڈی	۵۵۵	
" ڈاکٹر محمد شمیم صاحب "	۵۰۰	
" عبد الرشید صاحب بٹ "	۵۰۰	
" چوہدری رائے محمد صاحب "	۵۰۰	
" شیخ عبد الرشید صاحب "	۵۰۰	
" چوہدری نصر اللہ خاں صاحب باجوہ چک ۵۵/۲-۴ اوکاڑہ	۲۰۰۰	
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " "	۵۰۰	
مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب " "	۵۰۰	
" غلام رسول صاحب صوبیدار۔ شوگر مل منڈی بہاء الدین	۵۰۰	
" سیٹھی عبد الحق صاحب جہلم	۵۰۰	
" چوہدری بشیر احمد صاحب "	۵۰۰	
" مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ "	۵۰۰	
" غلام قادر صاحب احمدی غلہ منڈی ہارون آباد	۵۰۰	۲۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرؤوف صاحب ڈھاکہ	۵۰۰	۲۰۰
مکرم محمد عظیم صاحب قریشی الکیمسٹ ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
" شہزادا احمد خاں صاحب منگلا ڈیم	۲۰۰۰	۵۰۰
" عبد الماجد صاحب کراچی	۵۰۰	۵۰۰
" محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ نوشہرہ ورکاں	۵۰۰	
" محمود احمد صاحب ناصر انسپکٹر آف ورکس راولپنڈی	۵۰۰	
" ڈاکٹر نصر اللہ صاحب ڈپٹی پولیس سرجن لاہور	۵۰۰	
" چوہدری ناصر احمد صاحب احمد رحمان فلور ملز کراچی	۵۰۰۰	۲۰۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ " " " "	۲۰۰۰	
بچگان " " " "	۵۰۰	
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ سردار عبد الرحمٰن (مہر سنگھ)		
منجانب سردار حفاظت احمد صاحب لندن	۵۰۰	
مکرم فضل الرحمان صاحب بسید چشمہ بیراج کندیاں	۵۰۰	
" ڈاکٹر سید عبد اللہ صاحب بھکر	۵۰۰	
" صوفی محمد رفیع صاحب احمدیہ منزل سکھر	۵۰۰	
" حکیم سید پیر احمد صاحب واٹر ورکس سیالکوٹ	۵۰۰	۲۰۰
" خواجہ محمد اسلم صاحب "	۵۰۰	
" چوہدری نذیر احمد صاحب اراضی یعقوب "	۵۰۰	
" شمس الدین صاحب صراف "	۵۰۰	
" ڈاکٹر سراج الدین صاحب "	۵۰۰	
" میاں غلام محمد صاحب صراف "	۵۰۰	

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

تعلیم الاسلام کالج میں تشریف آوری

مسجد کالج کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب سعید

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۴ جون ساڑھے چھ بجے شام کالج کی مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمانے کی غرض سے تعلیم الاسلام کالج میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد پر قائم مقام پرنسپل پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور ممبران سٹاف نے حضور کا استقبال کیا۔ پھر حضور ممبرانِ سٹاف کے ہمراہ فضلِ عمر ہوسٹل کے طلبہ کی دورویہ قطار میں سے گزرتے اور طلبہ کا سلام قبول کرتے ہوئے مسجد کے مقام پر تشریف لے گئے۔ حضور نے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب انجنیئر و دیگر کارکنان سے مسجد کے متعلق کوائف دریافت فرمائے۔ حضور نے مکرم انجنیئر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ دو ماہ کے اندر یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ جانی چاہیئے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب انجنیئر نے حضور کی خدمت میں دو اینٹیں پیش کیں جو حضور نے مسجد کی بنیادوں میں دعا فرماتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائیں۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے ضلع شیخوپورہ نے امراءِ اضلاع کی نمائندگی کرتے ہوئے اور مکرم میاں عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودہا نے طلبۂ قدیم کی نمائندگی کرتے ہوئے دو اینٹیں علی الترتیب نصب کیں۔ بعد ازاں قائمقام پرنسپل و بعض سینئر ممبرانِ سٹاف نے ایک ایک اینٹ نصب کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور چند منٹ تک احباب کے درمیان تشریف فرما رہے اور غیر ممالک میں بعض عالیشان مساجد کے دلچسپ کوائف کا تذکرہ فرمایا۔ حاضرین کی شیرینی اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کالج کے نیو کیمپس میں شعبہ طبیعیات کی نئی تجربہ گاہوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے جو ہر قسم کے نئے سامان اور آلات سے مرصّع کی گئی ہیں اور جہاں ایم۔ ایس سی فزکس کی تدریس جاری ہے۔

جملہ بزرگان و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان کو جلد از جلد مسجد کالج کی تعمیر کے اِس مبارک منصوبہ کو بخیر و خوبی مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مسجد کی برکات سے کالج کے تمام طلبہ و اساتذہ کو متمتع کرے۔

(سیکرٹری مسجد تعمیر کمیٹی تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری ممانی صاحبہ اہلیہ محترم محمد سعید خان صاحب راولپنڈی میں بہت بیمار رہتیں حال ہی میں ان کا پتہ کا آپریشن ہوا ہے جس میں سے تین صد سے زائد پتھریاں نکلی ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔ جگر پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ التجا ہے کہ از راہِ کرم ممانی صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴